قرآنی آیات کا جواب

شیخ الکل میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

Scanned with OKEN Scanner

قرآنی آیات کا جواب

شیخ الکل میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر

جمعیۃ منزل بربرشاہ، سری نگر۔ ۱۹۰۰۰۱ (کشمیر) مفت برائے تقسیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک دردمندانہ گزارش

آج الحاد اور خدا فراموشی کا ایک پرفتن دور ہے روحانی اور اخلاقی قدروں کو پامال کیا جارہا ہے۔ انسان جو اشرف المخلوق تھا ارذل المخلوق بنا ہے۔ زن، زر اور زمین کے لالچ نے انسان کو انسان کا شکاری بنا دیا ہے۔ ایٹم بموں میزائلوں اور کیمیاوی ہتھیاروں کے موجدوں نے خون انسانی کو ارزاں کر دیا ہے۔ اس پر تعجب کی بات یہ کہ یہی الحاد پسند اور سفاک دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے یہ کہتے پھرتے ہیں کہ دنیا میں کوئی جھگڑا، نزاع اور اختلاف ہے تو وہ صرف مذہب کی وجہ سے ہے اس لئے مذہب کو دنیا سے ختم کیا جانا ضروری ہے اس مکروہ پروپیگنڈے کا سب سے بڑا ہدف و نشانہ اسلام کو بنایا جارہا ہے اس اسلام کو جو پوری انسانیت کے لئے امن و سلامتی کا پیغامبر ہے جس اسلام کا پیغمبر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس نے اس ٹریجڈی کے علاوہ دوسری الم انگیز بات یہ ہے کہ مسلمان اپنے دین و مذہب سے بے اعتنائی برت رہا ہے۔ سنت رسول اللہ جس پر اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہے سے انحراف کر رہا ہے۔ خصوصاً ہماری نئی نسل جو جدید تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہے لادینی افکار و نظریات سے متاثر ہو کر ننگ اسلام بن رہی ہے۔ ایسے حالات میں قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کرنے کی کس درجہ ضرورت ہے محتاج بیان نہیں سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ کا قیام اسی لئے عمل میں لایا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ ایسا لٹریچر فراہم کیا جائے جو نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ پوری انسانیت کیلئے باعث ہدایت و رحمت ہو۔ خالق و مخلوق کے تعلقات کو استوار کر کے الحاد و زندقہ شرکیات و بدعات مظلم و ناانصافی، فحاشی و عریانی اور دوسری برائیوں کے زہر کو زائل کرنے میں مؤثر ثابت ہو۔ حق تعالیٰ شانہ ہمیں اس نیک مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

سکریٹری

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

جمعیۃ منزل، بربرشاہ
سری نگر ۱۹۰۰۰۱ کشمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا نماز کے اندر استفہامی آیات کے جواب میں امام کی طرح سننے والے مقتدی کو بھی جواب دینا چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد اللہ رب العلمین والصلوٰۃ

والسلام علیٰ عباد اللہ الصالحین. امّا بعد

بندۂ ناچیز سے متعدد بار دوستوں نے یہ سوال کیا ہے کہ کیا قاری کی طرح سننے والے کو بھی نماز کے اندر اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ وغیرہ آیات میں جواب دینا چاہیے؟ اس مسئلہ کی بابت بخوفِ طوالت مختصراً تحریر کیا جاتا ہے کہ ہر سورت کے خاتمہ یا غیر خاتمہ، نماز اور غیر نماز میں مناسب جواب دینا چاہیے۔ عاجز نے ہر جواب کو بحوالہ لکھ دیا ہے۔ احباب ان جوابات کو یاد کر لیں تاکہ بوقت تلاوت عمل کر سکیں اور بندۂ ہیچمدان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ابو سلیم محمد یوسف

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر

کی جانب سے شائع ہوکر مفت تقسیم ہونے والی کتابوں کی ایک جھلک

۱۔ کلمہ طیبہ
۲۔ اتباعِ رسولؐ
۳۔ ہندوستان میں اشاعتِ اسلام
۴۔ شیخ ابن باز کا پیغام مسلمانانِ عالم کے نام
۵۔ حقیقتِ شرک
۶۔ وجود باری تعالیٰ کا علمی ثبوت
۷۔ عقیدۂ توحید
۸۔ ائمہ سلف اور اتباعِ سنت
۹۔ اسلامی عقیدہ
۱۰۔ تبلیغی نصاب اور قرآنی تعلیمات
۱۱۔ تعویذِ محمدی
۱۲۔ اصلی اہلِ سنت کون؟
۱۳۔ شرک کیا ہے؟
۱۴۔ وہ ایک سجدہ!
۱۵۔ قرآن اور جاہلیت
۱۶۔ توحید کیا ہے؟
۱۷۔ فضائلِ قرآن
۱۸۔ ہدایت وضلالت
۱۹۔ درجات الیقین
۲۰۔ عقیدۂ طحاویہ
۲۱۔ موجبِ بدعات ورسوم کی حقیقت
۲۲۔ اختلاف سنت کے اسباب اور ان کا صحیح حل
۲۳۔ اطاعتِ رسولؐ کی شرعی حیثیت
۲۴۔ محفلِ میلاد
۲۵۔ مسلمان اور قبر پرستی
۲۶۔ تصوف کے چہرے مختلف ادوار میں
۲۷۔ مساجد میں شور وغل
۲۸۔ شرعی طلاق
۲۹۔ استنجا اور وضو کے احکام ومسائل
۳۰۔ فوز المرام فی قراۃ فاتحہ خلف الامام
۳۱۔ فلسفۂ قربانی با اصولِ قرآنی
۳۲۔ میں اہلِ حدیث کیوں ہوا۔
۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا وجود ذی جود
۳۴۔ خمینی اور تشیع
۳۵۔ احسن الجزا فی تحقیق مسائل العزا
۳۶۔ حکم النبی بکفر من لا یصلی المعروف بے نماز کا رسالہ
۳۷۔ وہم ورسم اور شریعت
۳۸۔ ازالۃ الاشتباہ عن انوار الانتباہ
۳۹۔ قرآن خوانی اور ایصالِ ثواب
۴۰۔ ماہ ربیع الاوّل اور حب رسولؐ کے مظاہرے
۴۱۔ اہل تصوف کی کارستانیاں
۴۲۔ ہمارا امام صرف ایک یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۴۳۔ طوفانِ نوح
۴۴۔ اقوالِ زریں
۴۵۔ تحفۂ صفر
۴۶۔ اسلام میں جرائم کی سزائیں
۴۷۔ پنجسورہ شریف
۴۸۔ قرآنی آیات کا جواب
۴۹۔ مسائل ماہ ربیع الاوّل
۵۰۔ زینت الصلوٰۃ
۵۱۔ تحقیق حرف ض (ضاد)
۵۲۔ بدعت اور سنت میں فرق

ملنے کا پتہ: مکتبہ سلم بربرشاہ سری نگر ۱۹۰۰۰۱ کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت شیخ الکل میاں سید نذیر حسین رحمۃ اللہ علیہ اپنے مطبوعہ فتاوٰی نذیریہ طبع دہلی پرنٹنگ پریس ص ۲۴۲ جلد اوّل میں کسی سائل کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ آیات کا جواب قاری کے سننے والے کو بھی دینا چاہیے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے بوقت قرأت ان آیتوں کا جواب دینا ثابت ہے۔

آپؐ کا ہر قول و فعل، امّت کے لیے ہر وقت دستور العمل ہے تاوقتیکہ اس کی تخصیص (کسی وقت، کسی شخص، کسی حالت یا کسی خاص واقعہ کے ساتھ) نہ ثابت ہو۔ مثلاً رفع الیدین اور وضع الیدین علی الصدر اور رفع سبابہ فی التشہد اور جلسہ استراحت اور تورک اور قبل افتتاح قرأت کے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا یا اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (الخ) یا اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (الخ) یا رکوع میں سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ اور سجدہ میں لَکَ سَجَدَ

وَجْهِیَ وَعِظَامِیْ وَمُخِّیْ پڑھنا وغیر ذالک۔ یہ ایسے افعال ہیں جن کی مسنونیت میں کسی طرح سے شک نہیں ہو سکتا۔

امت محمدیہ میں سے ہر شخص کے لیے یہ افعال مسنون ہیں خواہ وہ شخص امام ہو یا مقتدی یا منفرد حالانکہ یہ کہیں نہیں ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مقتدیوں کو ان امور کی تعلیم فرمائی ہے یا عام طرح یا فرمایا ہو کہ جو شخص جب نماز پڑھے تو ایسا کرے۔ پھر بھی یہ احکام ہر شخص کے لیے اسی وجہ سے عام رہے کہ قول و فعل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمام افراد امت کے لیے دستور العمل ہوتا ہے۔ جب تک حدیث مرفوع ہی سے تخصیص نہ ثابت ہو جائے۔ قال اللہ تعالیٰ:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الآیۃ)

پس بنا بر تقریر ہذا، ان آیات کا جواب دینا ہر شخص کو چاہیے۔ عام ازیں کہ قاری ہو یا سننے والا۔ نماز میں ہو یا غیر نماز میں۔

امام ہو یا مقتدی یا منفرد اِتّباعِ لِفِعْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا رَوَاہُ ابوداؤد عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَرَءَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ وروی ایضاً عَنْ مُوْسٰی بن اَبِیْ عَائِشَۃَؓ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یُّصَلِّیْ فَوْقَ بَیْتِہٖ وَکَانَ اِذَا قَرَءَ اَلَیْسَ ذَالِكَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی قَالَ سُبْحَانَكَ فَبَلٰی فَسَاَلُوْہُ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وروى البيهقي عن علي
أنه قرء في الصبح سبح اسم ربك الأعلى فقال
سبحان ربي الأعلى (الحديث) وروى ابو داؤد عن
عوف بن مالك الأشجعي قال قمت مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم ليلة فقام فقرء سورة البقرة
لا يمر بآية رحمة إلا وقف فسأل ولا يمر بآية عذاب
إلا وقف فتعوذ قال ثم ركع بقدر قيامه يقول في
ركوعه سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء
والعظمة ثم سجد بقدر قيامه ثم قال في
سجوده مثل ذالك ثم قام فقرء بآل عمران ثم
قرء سورة۔ الحديث واخرجه مسلم والترمذي
والنسائي وابن ماجة بنحوه مختصراً ومطولاً وروى
الترمذي عن جابر قال خرج رسول الله على أصحابه
فقرء عليهم سورة الرحمن من أولها إلى
آخرها فسكتوا فقال لقد قرءتها على الجن
ليلة الجن فكانوا أحسن مردوداً منكم كنت
كلما أتيت على قوله فبأي آلاء ربكما تكذبان۔
قالوا لا بشيء من نعمك ربنا نكذب فلك
الحمد انتهى۔

اس حدیث ترمذی سے ایک امر یہ بھی معلوم ہوا کہ اس قسم کی آیتوں کا جواب قاری یا مصلی کے اعتبار سے نہیں ہے بلکہ خود اس کلام پاک کے معنی اور موقع کے لحاظ سے ہے۔ جبھی تو آپؐ نے صحابہ کرامؓ کے سکوت پر اعتراض فرمایا اور جنات کے جواب دینے کو مدحیہ طور پر ذکر فرمایا حالاں کہ آپؐ نے اس واقعہ سے قبل صحابہ کرامؓ کو اس جواب کی تعلیم نہیں فرمائی تھی۔ معلوم ہوا کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جن جن آیتوں کا جواب دیا ہے وہ اس خصوصیت سے نہیں کہ آپؐ امام تھے یا قاری تھے۔ بلکہ ان آیتوں کا معنی اور موقع ہی ایسا ہے کہ جب وہ آیت پڑھی جائے تو پڑھنے والا اور سننے والا (دونوں) اس کا مناسب جواب (جو احادیث سے ثابت ہو) دے۔

قال المناوی فی شرح الجامع الصغیر کَانَ اِذَا قَرَءَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اَلَیْسَ ذَالِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی قَالَ بَلٰی وَاِذَا قَرَءَ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ قَالَ بَلٰی لِاَنَّ قَوْلَہٗ بِمَنْزِلَۃِ سُؤَالٍ فَیَحْتَاجُ اِلَی الْجَوَابِ وَمِنْ حَقِّ الْخِطَابِ اَنْ لَّا یَتْرُکَ الْمُخَاطِبُ جَوَابَہٗ فَیَکُوْنُ السَّامِعُ کَھَیْئَۃِ الْغَافِلِ وَلِمَنْ لَّا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً مِّنَ النَّاعِقِ بِہٖ صُمٌّ بُکْمٌ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ فَھٰذِہٖ ھَیْئَۃٌ سَیِّئَۃٌ وَمَنْ

ثم ندب والسنن مر بآیۃ رحمۃ ان یسأل
اللہ الرحمۃ او عذاب ان یتعوذ من النار
او یذکر الجنۃ بان یرغب الی اللہ فیھا
او النار ان یستعیذ بہ منھا انتھی ثم
قال کان اذا قرء سبح اسم ربک الاعلی قال
سبحان ربی الاعلی کما سمعتہ اقبلۃ فیما
واخذ من ذالک ان للقاری والسامع کلما مر بآیۃ
تنزیھۃ ان ینزہ اللہ او تحمید ان یحمدہ
او تکبیر ان یکبرہ وقس علیہ انتھی۔ شرح صحیح مسلم
للنووی میں ہے:

اذا مر بآیۃ فیھا تسبیح سبح اذا مر بسوال
سال واذا مر بتعوذ تعوذ فیہ استحباب ھذہ
الامور لکل قاری فی الصلوٰۃ او غیرھا ومذھبنا
استحبابہ للامام والماموم والمنفرد، انتھی۔
وھکذا فی کتاب الاذکار واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
وحررہ ابو عبداللہ محمد ادریس عفی عنہ۔ سید محمد نذیر حسین ص ۲۴۶
ج: مطبوعہ دہلی پرنٹنگ پریس۔

سورۃ فاتحہ

وَلَا الضَّآلِّیْنَ کا جواب "آمین" باآواز بلند باخشوع ادا کرے (صحاح ستہ) طبرانیؒ نے وائل بن حجرؓ سے روایت کیا ہے کہ دو دفعہ آمین اور تیسری بار رَبِّ اغْفِرْلِیْ آمین کہے اور بیہقیؒ نے حضرت وائل بن حجرؓ سے نقل کیا ہے کہ وَلَا الضَّآلِّیْنَ سننے والا اور امام رَبِّ اغْفِرْلِیْ آمِیْن کہے۔

اختتام سورۃ بقرہ

رکوع نمبر ۴ لفظ عَلَی الْکَافِرِیْنَ کے جواب میں آمِیْن آمِیْن آمین رَبِّ اغْفِرْلِیْ آمین کہنا چاہیے ابوعبیدہؓ نے ابومیسرہؓ سے اس کو مرفوعاً اور معاذ بن جبل سے موقوف روایت کیا ہے اور ابن السنیؒ نے حضرت حذیفہؓ سے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ سات بار پڑھنا نقل کیا ہے۔

اختتام سورۃ آل عمران

رکوع نمبر ۲۰ تُفْلِحُوْنَ کے جواب میں ابن السنی نے حضرت حذیفہؓ سے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ سات بار پڑھنے کے متعلق روایت کیا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

سورۃ بنی اسرائیل

رکوع ۱۲ کَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا کے جواب میں اللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنا ثابت ہے۔

اختتام سورۃ قٓ

مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ (الآیہ) حضرت قتادہؓ اس آیت کو سن کر یہ پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ یَّخَافُ وَعِیْدَکَ وَیَرْجُوْا مَوْعِدَکَ یَا بَارُّ یَا رَحِیْمُ۔ اسی طرح ابن کثیر نے نقل کیا ہے۔

سورۃ رحمان

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سورہ اَلرَّحْمٰن کی تلاوت کی تو صحابہ کرام خاموشی سے سنتے رہے اور کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم سے جن جواب دینے میں اچھے ہیں۔ جب میں نے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پڑھا تو جنوں نے جواب دیا۔ لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ (ترمذی ابن کثیر، ابن جریر وغیرہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب امام وقاری کوئی ایسی سورت یا آیت پڑھے، جو قابل جواب ہو تو حکماً مقتدی و

سننے والے کو چاہیے کہ مناسب جواب دے۔ غافلوں کی طرح چپ چاپ نہ کھڑا رہے۔

سورۃ ملک

(آخری آیت) بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ کے جواب میں قاری وسامع کو یہ پڑھنا چاہیے: اَللّٰهُ يَأْتِيْكُمْ بِهٖ وَهُوَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ (ترجمان وفتح)

سورۃ القیامۃ

(آخری آیت) عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس آیت کو پڑھتے تو فرماتے:
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ فَبَلٰى يَا سُبْحَانَكَ فَبَلٰى (ابو داؤد مسند احمد) ترمذی میں ہے کہ جو کوئی سورت قیامہ کو تلاوت کرے تو آخری آیت اَلْمَوْتٰى پر فَبَلٰى پڑھے۔ قاری اور سامع، نماز و خارج نماز جس حالت میں بھی ہوں، دونوں پڑھیں۔

سورۃ المرسلات

آیت فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ کے جواب میں اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِمَا اُنْزِلَ یا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ پڑھنا چاہیے۔ (ابن کثیر و حاکم)

سُورۃ اعلیٰ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تلاوت شروع فرماتے تو سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى کے جواب میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھتے (مسند احمد بروایت مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباسؓ) ابن جریرؒ میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ بھی اسی طرح فرماتے، ابوداؤد میں بھی موقوفاً اسی طرح آیا ہے۔

سُورۃ غاشیہ

حِسَابَهُمْ کے جواب میں اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا پڑھ سکتے ہیں۔ مفسر قرآن حافظ محمد صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لیے مشکوٰۃ اور احمد کا حوالہ دیا ہے مگر وہاں نہیں پایا گیا افسوس کہ میرے علم میں اس دعا کا پڑھنا حدیث سے ثابت نہیں ہو سکا۔ اگر کسی کو حوالہ مل جائے تو بندۂ ناقص العلم کو ضرور اطلاع دے جماعت اہل حدیث کا عام طور سے اس پر عمل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

نوٹ: اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا یہ دُعائیہ کلمات مسند امام احمد جلد ۶ صفحہ ۴۸ مصری میں موجود ہیں۔

سُورۃ والشمس

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس آیت قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا کی تلاوت فرماتے تو جواب میں اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا (ابن کثیر، طبرانی)

سُورۃ والضحیٰ

ابن کثیر میں ہے کہ اسمٰعیل بن قسطنطینؓ اور شبل بن عبادؓ کے سامنے حضرت عکرمہؓ تلاوتِ قرآن پاک فرما رہے تھے جب اس سورت پر پہنچے تو دونوں نے فرمایا کہ یہاں سے آخر تک ہر سورت کے خاتمہ پر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا کرو۔ ابن کثیرؒ کے سامنے پڑھا یا گیا تو آپ نے بھی یہی فرمایا حضرت ابن عباسؓ نے بھی اسی کی تعلیم دی۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی فرمایا۔ ابو شامہؒ نے شاطبیہ میں یہی کہا ہے امام شافعیؒ نے ایک شخص کو تکبیر کہتے ہوئے سن کر فرمایا: تو نے سنت پر عمل کیا ہے غرضیکہ ہر قاری و حافظ کو چاہیے کہ سورۃ والضحیٰ سے سورۃ والناس تک ہر سورت کے اختتام پر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ یہ مسنون ہے۔

سورۃ التین

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ کے جواب میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے۔ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذَالِکَ مِنَ الشّٰہِدِیْنَ (ابن کثیر)

ختم قرآن کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِخْبَاتَ الْمُخْبِتِیْنَ وَاِخْلَاصَ الْمُوْقِنِیْنَ وَمُوَافَقَۃَ الْاَبْرَارِ وَاِسْتِحْقَاقَ حَقَائِقِ الْاِیْمَانِ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَرَجَوْتُ رَحْمَتَکَ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاتَ مِنَ النَّارِ (تفسیر درمنثور)

سجدۂ تلاوت کی دعا یہ ہے

سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ

اس دعا کو تین بار سجدہ میں پڑھے۔ قاری نماز میں ہو یا خارج نماز ہو۔

وَآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

آئینہ

جمعیۃ اہلِ حدیث جموں وکشمیر

جمعیۃ کی تاسیس	۱۹۲۴ء
جمعیۃ کا پہلا نام	انجمن اہلِ حدیث
جمعیۃ کا دوسرا نام	جمعیۃ اہلِ حدیث جموں وکشمیر

جمعیۃ کے مراکز

ضلع مراکز	۱۴	اساتذہ کلیات	۱۸
تحصیل مراکز	۴۹	مکاتب ومساجد	۶۰
اکائیاں	۳۵۰	اساتذہ مکاتب ومساجد	۶۰
مساجد	۲۰۰	طلباء مکاتب ومساجد	۱۲۰
ائمہ وخطباء	۲۰۰	مکتبہ جات	۲
گشتی مبلغین	۱۰	عملہ مکتبہ جات	۳
مراکز عصریہ	۱۱	لائبریریاں	۱۰۰
طلباء مدارسِ عصریہ	۲۳۵۰	اخبار ورسائل (اخبار مسلم)	۱
اساتذہ مدارسِ عصریہ	۹۳	تعداد مطبوعات کتب	۲۵
کلیات عربی	۱	مرکزی لائبریری	۱
طلباء کلیات	۱۰۰		

آئندہ کے منصوبے

۱۔ طبیہ کالج کا قیام
۲۔ ایک اسلامی یونیورسٹی کا قیام
۳۔ ایک پرنٹنگ پریس
۴۔ یتیم خانہ
۵۔ مسافر خانہ وسرائے
۶۔ ایک علمی ادبی میگزین کا اجراء

ہم وہی اسلام چاہتے ہیں جس کا عملی نمونہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے۔

_____ جمعیۃ اہل حدیث جموں وکشمیر

★★

ایک مرتبہ کسی شخص نے امام ابوحنیفہؒ سے معلوم کیا کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کرتے ہیں؟

امام ابوحنیفہؒ نے جواب دیا:

"ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان ہی کے ذریعہ تو ہمیں عزت بخشی ہے اور ان ہی کے باعث عذاب جہنم سے بچایا ہے۔"

(الانتقاء لابن عبد البر ص ۱۴۰، ۱۴۱)